القصائد المنتخبہ

ضروری نوٹ!!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس پی ڈی ایف فائل میں شروع ((یعنی دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)) سے لے کر باب الادب تک کے اشعار کا ترجمہ ہے۔

طالب دعا

محمد صائم عطاری

درجہ خامسہ مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

رابطہ نمبر:

03238599095

سوال:

ادب کی کتنی تعریفیں بیان کی گئی ہیں؟؟؟ ان تمام تعریفات کو بیان کریں---

::: جواب

::: ادب کی تین تعریفات بیان کی گئی ہیں

ادب اس چیز کی معرفت کا نام ہے جس کے ذریعے تمام قسم کی غلطیوں سے بچا جائے--- (1)

ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب میں لفظی یا تحریری غلطی سے بچا جاتا ہے--- (2)

ادب ان اصولوں کا نام ہے جن کے ذریعے عربی کلام کے طریقوں کو پہچانا جاتا ہے---- (3)

::: سوال

ادب کی غرض و غایت کیا ہے ؟؟؟

::: جواب

عربوں کے طریقوں پر نظم اور نثر میں مہارت حاصل کرنا---

::: سوال

حضرت حسان بن ثابت کون تھے؟؟؟ ان کا تعارف بیان کریں---

::: جواب

حضرت حسان بن ثابت انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاعر تھے---ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اس کے علاوہ ان کی کنیت "ابو حسام) "تلوار والا (بھی ہے کیونکہ یہ کافروں کے اعتراضات کو اپنی زبان کے ذریعے کاٹتے تھے---

((دیوان حسان بن ثابت))

أغر علیہ للنبوۃ خاتم

من اللہ مشھود یلوح ویشھد

وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ

اذا قال المؤذن فی الخمس أشھد

وشق لہ من اسمہ لیجلہ

فذوالعرش محمود وھذا محمد

نبی أتانا بعد یأس وفترۃ

من الرسل والأوثان فی الأرض تعبد

::: ترجمہ

وہ))یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ((سب سے زیادہ سفید چہرے والے ہیں---ان پر نبوت کی مہر ہے جو ظاہر ہوتی ہے اور اللہ اس کی گواہی دیتا ہے))یعنی وہ مہر نبوت اللہ کی طرف سے ایک گواہی کے طور پر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں--------

اللہ نے نبی کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا لیا--جب مؤذن پانچوں اذانوں میں أشھد أن لا الہ الااللہ اور أشھد أن محمدا رسول اللہ کہتا ہے-----

اللہ نے اپنے نام سے اپنے نبی کا نام مشتق کیا تاکہ اس کو عزت دے---پس عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں-------

فترۃ اور مایوسی کے زمانے کے بعد انبیاء میں سے))یہ ((نبی ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ زمین میں بتوں کی پوجا کی جاتی تھی-----

فأمسى سراجا مستنیرا و ھادیا

یلوح کما لاح الصقیل المھند

:::ترجمہ

وہ)نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (روشن چراغ اور ھدایت دینے والے بن گئے۔۔۔وہ ایسے چمکتے ہیں جیسے ہندی تلوار چمکتی ہے۔۔۔۔۔

وأنذرنا نارا و بشر جنۃ

وعلمنا الاسلام فاللہ نحمد

:::ترجمہ

انھوں نے ہمیں ڈرایا اور جنت کی خوشخبری دی اور ہمیں اسلام سکھایا۔۔۔پس ہم اللہ ہی کی تعریف کرتے ہیں۔۔۔۔۔

وأنت الہ الخلق ربی وخالقی

بذلک ما عمرت فی الناس أشھد

:::ترجمہ

اے مخلوق کے معبود تو میرا رب اور خالق ہے اور جب تک میں لوگوں کے درمیان زندہ ہوں میں اسی چیز کی گواہی دوں گا۔۔۔۔۔۔

تعالیت رب الناس عن قول من دعا

سواک الھا أنت اعلی و أمجد

:::ترجمہ

اے لوگوں کے رب !!!تو بلند ہے اس کے قول سے جس نے تیرے سوا کسی اور معبود کو پکارا۔۔۔تو بلند اور بزرگی والا ہے۔۔۔۔۔۔

لک الخلق والنعماء والامر کلہ

فایاک نستھدی وایاک نعبد

:::ترجمہ

تمام مخلوق اور تمام نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور تمام معاملات تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔۔۔پس ہم تجھ ہی سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔۔۔۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو ایک جن نے کچھ اشعار کہے تھے جب حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ)) اشعار سنے تو جواب دیتے ہوئے یوں فرمایا ((

لقد خاب قوم غاب عنھم نبیھم

وقدس من یسری الیھم ویغتدی

:::ترجمہ

خسارہ اٹھایا اس قوم نے جس کو اس کے نبی چھوڑ کر چلے گئے اور مقدس ہے وہ قوم جن کی طرف وہ صبح کے وقت تشریف لائے۔۔۔

ترحل عن قوم فضلت عقولھم

وحل علی قوم بنور مجدد

:::ترجمہ

ان نبی علیہ السلام نے قوم قریش سے کوچ کیا پس قوم قریش کی عقلیں گمراہ ہوگئیں اور)دوسری (قوم کے پاس نئے نور کے ساتھ تشریف لائے۔۔۔۔۔۔

ھداھم بہ بعد الضلال ربھم

وأرشدھم ، من یتبع الحق یرشد

:::ترجمہ

انہیں)یعنی دوسری قوم کو (ان کے رب نے گمراہی کے بعد ہدایت دی اور ان کی رہنمائی کی---جس نے حق کی پیروی کی وہ ہدایت پا گیا--- -

و ھل یستوی ضلال قوم تسفھوا

عمی ، وھداۃ یھتدون بمھتد

:::ترجمہ

کیا اندھی بے وقوف قوم کے گمراہ اور وہ جنہوں نے ھادی سے ہدایت پائی کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں؟؟؟-----

لقد نزلت منہ علی اھل یثرب

رکاب ھدی حلت علیھم بأسعد

:::ترجمہ

یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اھل یثرب پہ ہدایت کی سواریاں سعادت کے ساتھ نازل ہوئیں-----

نبی یری مالا یری الناس حولہ

ویتلو کتاب اللہ فی کل مسجد

:::ترجمہ

)) نبی وہ))چیز ((دیکھتے ہیں جو ان کے اردگرد رہنے والے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور وہ))نبی ((ہر مجلس میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں یہاں شعر میں لفظ مسجد "مجلس "کے معنی میں ہے ((------

وان قال فی یوم مقالۃ غائب

فتصدیقھا فی یوم اٗو فی ضحی الغد

:::ترجمہ

اور اگر وہ)نبی (کسی دن کوئی غیب کی بات کہ دیں تو اس بات کی تصدیق اسی دن یا اگلے دن صبح کے وقت ہوجاتی ہے۔۔۔۔۔

لیھن اٗبابکر سعادۃ جدہ

بصحبتہ، من یسعد اللہ یسعد

:::ترجمہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سعادت کا مرتبہ مبارک ہو۔۔۔جسے اللہ پاک سعادت مند کرنے کا ارادہ کرے وہ سعادت مند ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔۔

اسد الغابہ کے مصنف نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی قسم)) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی تھے جیسے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا ((۔۔۔۔۔

::: حضرت حسان بن ثابت کے اشعار ملاحظہ کریں

متی یبدوا فی الداج البھیم جبینہ

یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

:::ترجمہ

جب اندھیری رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی)مبارک (ظاہر ہوتی ہے تو اندھیرے کے چراغ کی طرح چمکتی ہے۔۔۔۔۔

فمن کان أو یکون کأحمد

نظام لحق او نکال لملحد

:::ترجمہ

احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کون تھا یا کون ہو گا ؟؟؟ وہ حق کو نافذ کرنے والے اور باطل کو مٹانے والے ہیں۔۔۔۔۔

اس کتاب کے صفحہ نمبر 20 پر ایک طویل نظم میں سے تین اشعار ذکر کیے گئے ہیں۔۔۔ان میں سے ایک حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے دوسرا شعر ان کے بیٹے کا ہے اور تیسرا شعر ان کے پوتے کا ہے ((۔۔۔۔۔

:::حضرت حسان بن ثابت فرماتے ہیں

وان امرأ یمسی ویصبح سالما

من الناس الا ما جنی لسعید

::: ترجمہ

وہ شخص جو صبح و شام اس حال میں کرتا ہے کہ وہ لوگوں کی مذمت سے محفوظ رہتا ہے جب تک وہ کوئی جرم نہ کرے تو ضرور وہ سعادت مند ہے۔۔۔۔۔

::: حضرت حسان بن ثابت کے بیٹے عبدالرحمن بن حسان فرماتے ہیں

وان امرأ نال الغنی ثم لم ینل

صدیقا ولا ذا حاجۃ لزھید

::: ترجمہ

وہ شخص جو مالدار ہوگیا پھر اس نے کوئی دوست نہ بنایا اور نہ کوئی حاجت مند پایا تو ضرور وہ محروم ہے۔۔۔

::: حضرت حسان بن ثابت کے پوتے حضرت سعید بن عبدالرحمن بن حسان فرماتے ہیں

وان امرا ً لاحی الرجال علی الغنی

ولم یسئل اللہ الغنی لحسود

::: ترجمہ

وہ شخص جو لوگوں کو غنا پہ ابھارتا ہے لیکن)اپنے لیے (اللہ سے غنا کا سوال نہیں کرتا تو ضرور وہ حاسد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

((حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کے جواب میں کچھ اشعار کہے))

::: آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

زعم ابن نابغۃ اللئیم بأننا

لا نجعل الأحساب دون محمد

::: ترجمہ

نابغہ کے کمینے بیٹے نے یہ گمان کیا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ اپنی عزتیں قربان نہیں کریں گے

اموالنا ونفوسنا من دونہ

من یصطنع خیرا یثب ویحمد

::: ترجمہ

حالانکہ ہمارے اموال اور ہماری جانیں ان کے لیے ہیں۔۔جو اچھا کام کرتا ہے اس کو اجر دیا جاتا ہے اور اس کی تعریف کی جاتی ہے۔۔۔۔۔

فتیان صدق کاللیوث مساعر

من یلقھم یوم الھیاج یعرد

::: ترجمہ

ہم سچے نوجوان ہیں اور شیروں کی طرح جنگ کو بھڑکانے والے ہیں۔۔۔جو ان) سچے نوجوانوں (کا جنگ کے دن سامنا کرتا ہے بھاگ جاتا ہے۔۔۔۔۔

قوم ابن نابغۃ اللئام أذلۃ

لا یقبلون علی صفیر المرعد

::: ترجمہ

ابن نابغہ کی قوم اتنی ذلیل اور کمینی ہے کہ وہ ڈرے ہوئے کی آواز کی جانب متوجہ نہیں ہوتے۔۔)یعنی ابن نابغہ کی قوم اتنی ڈرپوک ہے کہ (وہ لوگ کسی ڈرے ہوئے انسان کی آواز سن کر ڈر جاتے ہیں

وبنی لھم بیتا ابوک مقصرا

کفرا ولؤما بئس بیت المحتد

::: ترجمہ

تمہارے باپ نے ان)قوم والوں (کے لیے ایسا گھر بنایا ہے جو چھوٹا ،، کفر والا ،، اور ذلت والا ہے۔۔۔وہ گھر اپنی اصل کے اعتبار سے کتنا ہی برا ہے ۔۔۔۔

واقعہ بئر معونہ میں حضرت نافع بن بدیل رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کا مرثیہ اس طرح کہا)) ((

رحم اللہ نافع بن بدیل

رحمۃ المشتھی ثواب الجھاد

::: ترجمہ

اللہ پاک نافع بن بدیل رضی اللہ عنہ پہ رحمت فرمائے ---ایسی رحمت جو جہاد کے ثواب کا شوق رکھنے والے پہ ہوتی ہے------

صابرا صادق الحدیث اذا ما

اکثر القوم قال قول السداد

::: ترجمہ

وہ صابر تھے سچے بات کہنے والے تھے---جب ان کی قوم کے اکثر لوگ الٹی بات کرتے تو وہ سیدھی بات کہتے تھے------

((و قال رضی اللہ عنہ))

فلما أناخوا بجنبی صرار

وشدوا السروج بلی الحزم

::: ترجمہ

جب وہ)یعنی میرے قبیلے کے لوگ (صرار نامی پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالتے ہیں اور زینوں کو حزم)حزم ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ساتھ کوئی چیز باندھی جائے (کے مڑے ہوئے ٹکڑے سے باندھتے ہیں---)یہاں مفھوم اس طرح بنے گا جب میرے قبیلے کے لوگ صرار نامی پہاڑ کے پاس پڑاؤ ڈال کر آرام کرنے کے لیے اپنی زینیں کھولتے ہیں(--------

فما راعھم غیر معج الخیو

ل، والزحف من خلفھم قد دھم

::: ترجمہ

تو ان کو صرف تیز گھوڑوں اور حالت غفلت میں پیچھے سے آنے والے لشکر کا ڈر رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

فطاروا سلالا وقد افزعوا

وطرنا الیھم کاسد الاجم

::: ترجمہ

پس جب دشمن پھیل کر حملہ کرتے ہیں تو ان کو ڈرا دیا جاتا ہے اور ہم ان پر بغیر سینگوں والے شیر کی طرح حملہ آور ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

علی کل سلھبۃ فی الصیا

ن، لا تستکین لطول السائم

::: ترجمہ

ہم اپنے بچاؤ کے لیے ہر طویل گھوڑے پہ سوار ہوتے ہیں ۔۔۔وہ گھوڑے طویل تھکاوٹ کے باوجود سکون حاصل نہیں کرتے)یہاں مراد یہ ہے کہ وہ طویل تھکاوٹ کے باوجود آرام کی لذت حاصل نہیں کر پاتے(۔۔۔۔

وکل کمیت ، مطار الفؤاد

اَمین الفصوص ، کمثل الزلم

::: ترجمہ

اور)ہم (ہر چتکبرے گھوڑے پہ سوار ہوتے)وہ گھوڑے (قوی دل والے اور تیر کی طرح جوڑوں کے ٹیڑھے پن سے محفوظ ہوتے ہیں۔۔۔

علیھا فوارس قد عاودوا

قراع الکماۃ ، وضرب البھم

::: ترجمہ

ان گھوڑوں پر وہ))لوگ ((سوار ہوتے ہیں جو بہادر اور ماہر نوجوانوں کو مارنے کے عادی ہوتے ہیں۔۔۔

لیوث اذا غضبوا فی الحرو

ب ، لاینکلون ولکن قدم

::: ترجمہ

جب وہ جنگوں میں غضبناک ہوتے ہیں تو بہادری میں شیروں کی طرح ہوتے ہیں پھر وہ پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ آگے بڑھتے ہیں۔۔۔

فأبنا بسادا تھم والنسا

ء قسرا ، وأموالھم تقتسم

::: ترجمہ

ہم غلبہ پانے کے بعد ان کے سرداروں ،، عورتوں اور مالوں کے ساتھ واپس آتے ہیں جنہیں)آپس میں (تقسیم کرلیا جاتا ہے۔۔۔

ورثنا مساکنھم بعدھم

وکنا ملوکا بھالم نزم

::: ترجمہ

ہم ان کے بعد ان کے گھروں کے وارث بن جاتے ہیں۔۔۔اور ہم ان گھروں کے مالک بن جاتے ہیں اور ہمیشہ مالک رہتے ہیں۔۔۔۔

((فلما أتانا رسول المليک))

فلما أتانا رسول الملی

ک بالنور والحق بعد الظلم

::: ترجمہ

جب ظلم کے بعد ہمارے پاس اللہ کے رسول نور اور حق لے کر آئے۔۔۔

رکنا الیہ ولم نعصہ

غداۃ أتانا من أرض الحرم

::: ترجمہ

تو ہم ان کی طرف مائل ہوگئے اور ان کی نافرمانی نہیں کی۔۔۔وہ ہمارے پاس أرض حرم سے صبح کے وقت تشریف لائے ۔۔۔

وقلنا صدقت رسول المليک

هلم الينا وفينا أقم

::: ترجمہ

اور ہم نے کہا "اے اللہ کے رسول آپ نے سچ فرمایا آپ ہمارے پاس آئیں اور ہمارے درمیان قیام کریں۔۔۔

فنشهد أنک عند الملی

ک أرسلت حقا بدين قيم

::: ترجمہ

پس ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ کی طرف سے سچے اور مضبوط دین کے ساتھ حق کے طور پر بھیجے گئے۔۔۔

فناد بما کنت أخفیتہ

نداء جھارا ، ولا تکتتم

::: ترجمہ

آپ اس چیز کی اعلانیہ دعوت دیں جسے آپ چھپاتے تھے اور نہ چھپائیں -----

فانا وأولادنا جنۃ

نقیک وفی مالنا فاحتکم

::: ترجمہ

ہم اور ہماری اولاد ڈھال ہیں ہم آپ کی حفاظت کرتے ہیں اور آپ ہمارے اموال میں جیسے چاہیں فیصلہ کریں-----

فنحن ولاتک اذ کذبوک

فناد نداء ولا تحتشم

::: ترجمہ

جب کفار قریش نے آپ کو جھٹلایا تو ہم آپ کے مددگار ہیں پس آپ اعلانیہ دعوت دیں اور نہ شرمائیں -----

فطار الغواۃ بأشیاعھم

الیہ یظنون أن یخترم

::: ترجمہ

جب سرکش اپنے گروہوں کے ساتھ ان کی طرف جاتے ہیں یہ گمان کرتے ہوئے کہ ان کو شہید کردیں

فقمنا بأسيافنا دونه

نجالد عنه بغاة الأمم

::: ترجمہ

تو ہم ان کے لیے تلواریں لے کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ان سے باغیوں کی جماعت کو دفع کرتے ہیں۔۔۔

((دیوان الامام الشافعی))

((جواب اللئیم))

قل بما شئت فی مسبۃ عرضی

فسکوتی عن اللئیم جواب

::: ترجمہ

)امام شافعی رحمہ اللہ تعالٰی اپنے حاسد سے فرمارہے ہیں (تم میری عزت خراب کرنے کے لیے جو مرضی کہو کمینے شخص کی باتوں پہ خاموشی اختیار کرنا ہی جواب ہے۔۔۔۔۔

ما أنا عادم الجواب ولکن

ما من الأسد ان تجیب الکلاب

::: ترجمہ

میں جواب دینے سے عاجز نہیں ہوں لیکن شیروں کی شایانِ شان نہیں کہ وہ کتوں کو جواب دیں۔۔۔۔۔

((الفرج القریب))

صبراً جمیلا ما أقرب الفرجا

من راقب اللہ فی الامور نجا

::: ترجمہ

تم وہ صبر جمیل کرو جو کشادگی کے قریب ہے۔۔۔جو اپنے کاموں میں اللہ پہ بھروسہ کرے گا نجات پاجائے گا۔۔۔

من صدق اللہ لم ینلہ أذی

ومن رجاہ یکون حیث رجا

::: ترجمہ

جو اللہ کے لیے اخلاص کو اختیار کرے گا اسے کبھی تکلیف نہیں پہنچے گی۔۔۔اور جو اللہ سے امید رکھے گا اللہ پاک اس کی امید کے مطابق ہو گا۔۔۔۔

((الصمت شرف))

قالو سکت وقد خوصمت قلت لھم

ان الجواب لباب الشر مفتاح

::: ترجمہ

مجھے میرے دوستوں نے کہا تم چپ ہو حالانکہ تم سے جھگڑا کیا جاتا ہے۔۔۔میں نے کہا جواب دینا برائی کے دروازے کی چابی ہے۔۔۔۔۔

والصمت عن جاھل أو أحمق شرف

وفیہ ایضاً لصون العرض اصلاح

::: ترجمہ

احمق اور جاھل کی باتوں پہ خاموشی اختیار کرنا شرف ہے۔۔۔اور خاموشی میں عزت کی حفاظت کی درستگی بھی ہے۔۔۔۔۔

أما ترى الأسد تخشى وھی صامتۃ

والکلب یخسا لعمری وھو نباح

::: ترجمہ

کیا تم نے شیر کو نہیں دیکھا اس سے ڈرا جاتا ہے حالانکہ وہ خاموش رہتا ہے۔۔۔میری عمر کی قسم کتے کو دھتکار دیا جاتا ہے حالانکہ وہ بھونکتا ہے۔۔۔۔۔

((العلم نور))

شکوت الی وکیع سوء حفظی

فأرشدنی الی ترک المعاصی

وأخبرنی بأن العلم نور

ونور اللہ لا یھدی لعاصی

::: ترجمہ

میں نے وکیع سے کمزور حافظے کی شکایت کی تو وکیع نے مجھے گناہ چھوڑنے کی وصیت کی۔۔۔اور مجھے یہ بتایا کہ علم)اللہ کا (نور ہے اور اللہ کا نور گناہگار کو نہیں دیا جاتا۔۔۔۔۔۔

((فضل العلم))

العلم من فضله لمن خدمه

أن یجعل الناس کلھم خدمه

فواجب صونه علیه کما

یصون فی الناس عرضه ودمه

فمن حوی العلم ثم أودعه

بجھله غیر اھله ظلمه

::: ترجمہ

علم کی فضیلت میں سے یہ ہے کہ جو علم کی خدمت کرتا ہے تو علم تمام لوگوں کو اس کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔۔۔۔

اس))علم کے خادم ((پر علم کی حفاظت کرنا اس طرح واجب ہے جس طرح وہ لوگوں میں اپنے جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔۔۔۔

جس نے علم سیکھا اور پھر اپنی جہالت کی وجہ سے نا اہل کو سکھایا تو اس نے علم پر ظلم کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

(الصالحون)

ان للہ عبادا فطنا

ترکوا الدنیا وخافوا الفتنا

نظروا فیھا فلما علموا

انھا لیست لحی وطنا

جعلوھا لجۃ واتخذوا

صالح الاعمال فیھا سفنا

::: ترجمہ

بے شک اللہ کے ایسے ذہین بندے ہیں جنھوں نے دنیا کو چھوڑ دیا اور اس کے فتنے سے ڈر گئے۔۔۔۔

انہوں نے جب دنیا میں غورو فکر کیا تو جانا کہ دنیا زندہ لوگوں کا وطن نہیں ہے۔۔۔۔۔

انہوں نے دنیا کو گہرا سمندر بنادیا اور اس میں نیک اعمال کو کشتی کے طور پر اختیار کرلیا۔۔۔۔۔

(اللسان)

احفظ لسانک ایھا الانسان

لا یلدغنک انہ ثعبان

کم فی المقابر من قتیل لسانہ

کانت تھاب لقاءہ الاقران

::: ترجمہ

!!! اے انسان

اپنی زبان کی حفاظت کرو کہیں وہ تجھے ڈس نہ لے بیشک وہ ایک سانپ ہے۔۔۔۔

کتنے ہی قبروں میں ایسے ہیں جو اپنی زبان کے مقتول ہیں۔۔۔بڑے بڑے بہادر ان کی ملاقات سے ڈرتے تھے۔۔

اس آخری شعر کا مفہوم اس طرح ہے کہ بڑے بڑے بہادر لوگ جنگوں میں ان لوگوں کا سامنا کرنے سے ڈرتے تھے لیکن یہ لوگ اپنی ہی) زبان سے قتل ہوگئے(۔۔۔۔۔۔

(العز الفانی)

یا من تعزز بالدنیا وزینتھا

الدھر یاتی علی المبنی والبانی

ومن یکن عزہ الدنیا وزینتھا

فعزہ عن قلیل زائل فان

واعلم بان کنوز الارض من ذھب

فاجعل کنوزک من بر و ایمان

::: ترجمہ

اے وہ جو دنیا اور اس کی زینت کی وجہ سے عزت دار ہوا)وہ سن لے کہ (زمانہ مکان اور مکین پہ گزر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

جس کی عزت دنیا اور اس کی زینت ہے تو اس بندے کی عزت بہت تھوڑی ،، ختم ہونے والی اور فانی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو جان لے کہ دنیا کا خزانہ سونا ہے۔۔۔پس تم نیکی اور ایمان کو اپنا خزانہ بناؤ۔۔۔۔۔۔۔

(القضاء والقدر)

ان الطبیب بطبہ ودوائہ

لا یستطیع دفاع مکروہ آتی

ما للطبیب یموت بالداء الذی

قد کان یبرئ جرحہ فیما مضی

ذھب المداوی والمداوی والذی

جلب الدواء وباعہ ومن اشتری

::: ترجمہ

بے شک طبیب اپنی طب اور دوائی کے ذریعے بیماری کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا-----

وگرنہ طبیب کو اس بیماری سے موت نہ آتی جس کے زخم وہ پہلے بھر چکا ہے-----

طبیب ،، مریض ،، دوائی بنانے والا ،، دوائی خریدنے والا اور بیچنے والا سب چلے گئے-------

((قصائد شعراء الجاھلیۃ))

((معلقۃ امرئ القیس))

قفا نبک من ذکری حبیب و منزل

بسقط اللوی بین الدخول فحومل

کأنی غداۃ البین یوم تحملوا

لدی سمرات الحی ناقف حنظل

::: ترجمہ

اے میرے دوستو !!!ٹھہرو تاکہ ہم اپنے محبوب اور اس کے گھر کی یاد میں رو لیں وہ گھر جو ریت کے ٹیلے کے پاس مقام دخول اور حومل کے درمیان ہے-----

جدائی کے دن جب محبوب کے قبیلے والے روانہ ہورہے تھے تو میں قوم کے ببول کے درخت کے پاس اس طرح آنسو بہا رہا تھا جس طرح حنظل کو کاٹنے والا آنسو بہاتا ہے-----

حنظل ایک پھل کا نام ہے اسے اردو میں اندرائن کہتے ہیں اس پھل کو توڑنے کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں جیسے پیاز کاٹتے ہوئے (آنسو بہتے ہیں)

وقوفا بہا صحبی علی مطیہم

یقولون لا تھلک أسی و تجمل

ألا رب یوم لک منھن صالح

ولا سیما یوم بدارۃ جلجل

أفاطم !مھلا بعض ھذا التدلل

وان کنت قد أزمعت صرمی فأجملی

::: ترجمہ

اس جگہ میرے دوستوں نے میرے پاس اپنی سواریاں روک کر کہا تم غم کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جانا ذرا صبر کرو۔۔۔۔۔۔۔۔

)پھر امرئ القیس خود کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے (سنو تمہارے کتنے ہی دن ہیں جو ان حسین عورتوں کی طرف سے اچھے گزرے ہیں خاص طور پر دار جلجل والا دن۔۔۔۔)دار جلجل ایک جگہ کا نام ہے(۔۔۔۔۔

(ایک دن امرئ القیس کی محبوبہ فاطمہ نے اسے چھوڑنے کی قسم کھائی تو اس نے اپنی محبوبہ سے کہا)

اے فاطمہ !!!اپنے ناز و نخرے چھوڑ دے اور اگر مجھے چھوڑنے کا ارادہ کرلیا ہے تو خوشی سے علیحدہ ہوجا۔۔۔۔۔

أغرک منی أن حبک قاتلی

وأنک مہما تأمری القلب یفعل

وما ذرفت عیناک الا لتقربی

بسھمیک فی أعشار قلب مقتل

ولیل کموج البحر أرخی سدولہ

علی بأنواع الھموم لیبتلی

::: ترجمہ

میری جانب سے تجھے یہ دھوکہ ہے کہ تیری محبت مجھے ماردے گی اور تو میرے دل کو جو کہے گی وہ کرلے گا۔۔۔۔

اور تیری آنکھوں سے آنسو اس لیے بہتے ہیں تاکہ تم میرے زخمی دل کے ٹکڑوں پہ دونوں نگاہوں کے ذریعے تیر مارو۔۔۔۔۔۔

اور دریا کی موجوں جیسی تاریک رات نے طرح طرح کے غموں کے پردے میرے اوپر ڈال دیے تاکہ وہ مجھے آزمائے۔۔۔

أَلا ایھا اللیل الطویل أَلا انجلی

بصبح وما الصباح منک بأمثل

وقد أغتدی والطیر فی وکناتھا

بمنجرد قید الاوابد ھیکل

مکر مفر مقبل مدبر معا

کجلمود صخر حطہ السیل من عل

!!! ترجمہ

اے طویل رات صبح بن کر روشن ہوجا۔۔لیکن صبح تجھ سے بہتر نہیں ہوسکتی)یعنی جس طرح رات مصیبتوں والی ہے اسی طرح دن بھی مصیبتوں والا ہوگا(۔۔۔۔

میں اتنے سویرے اٹھ کر کہ پرندے ابھی اپنے گھونسلے میں ہوتے ہیں ایسے گھوڑے پہ سفر کرتا ہوں جس کے بال کم ہوتے ہیں اور وہ اتنا تیز اور طاقتور ہوتا ہے کہ جنگلی جانور بھی اس کے آگے نہیں بھاگ سکتا۔۔۔۔۔۔

وہ گھوڑا پلٹ کر حملہ کرنے والا تیز دوڑنے والا بیک وقت آگے اور پیچھے ہونے والا ہے اس بھاری پتھر کی طرح جسے سیلاب بلندی سے گرادے۔۔۔۔۔۔۔

((معلقة طرفة بن العبد البكری))

لخولة أطلال ببرقة ثهمد

تلوح کباقی الوشم فی ظاهر الید

وقوفا بها صحبی علی مطیهم

یقولون لا تهلک أسی وتجلد

ووجه کأن الشمس ألقت رداءها

علیه نقی اللون لم یتخدد

::: ترجمہ

ثہمد کی پتھریلی زمین میں خولہ کی نشانیاں ہیں وہ نشانیاں ایسے ظاہر ہیں جیسے ہاتھ کے ظاہری حصے پہ گوندنے کا بقیہ نشان ظاہر ہوتا ہے---))یہاں گوندنے سے مراد وہ ٹیٹو ہیں جنہیں جسم پہ بنایا جاتا ہے---جس طرح وہ ٹیٹو ظاہر ہوتے ہیں اس طرح خولہ کی نشانیاں ظاہر ہیں((

اس جگہ میرے دوست میرے پاس اپنی سواریاں کھڑی کرکے کہتے ہیں تم غم سے ہلاک نہ ہوجانا ذرا صبر کرو-----

میرے محبوب کا چہرہ ایسے ہے گویا سورج نے اس پہ اپنی چادر)یعنی روشنی (ڈال دی ہے وہ چہرہ صاف رنگ والا ہے اور بغیر جھریوں کے ہے------

اذا القوم قالوا من فتی خلت أننی

عنیت فلم أکسل ولم أتبلد

فأن تبغنی فی حلقة القوم تلقنی

وان تقتصنی فی الحوانیت تصطد

وما زال تشرابی الخمور ولذتی

وبيعي وانفاقي طريفي ومتلدي

الى أن تحامتني العشيرة كلها

وأفردت افراد البعير المعبد

::: ترجمہ

جب قوم کہتی ہے کون ہے بہادر نوجوان ؟؟ تو میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے مراد لیا جارہا ہے پس میں سستی نہیں کرتا اور نہ سوچ میں پڑتا ہوں-----

اگر تم مجھے قوم کے حلقے میں تلاش کرو تو مجھے پالو گے اور اگر شراب کی دکانوں میں مجھے ڈھونڈو تو تم مجھے ڈھونڈ لو گے-----))یعنی میں تمہیں ہر جگہ ملوں گا ((-----

میرا شراب پینا،، لذت حاصل کرنا،، طریف)وہ نیا مال جو انسان کمائے (اور متلد)وہ پرانا مال جو وراثت میں ملا ہو (کو بیچنا اور خرچ کرنا ہمیشہ جاری رہتا ہے----

)میری ان عیاشیوں کی وجہ سے (پورے قبیلے نے مجھے چھوڑ دیا اور اس طرح تنہا چھوڑا جیسے خارشی اونٹ کو تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے-----

ألا أيهذا اللائمی أشهد الغوی

وأن أنهل اللذات هل أنت مخلدی

أری العيش كنزا ناقصا كل ليلة

وما تنقص الأيام والدهر ينفد

وظلم ذوی القربی أشد مضاضة

علی المرء من وقع الحسام المهند

ستبدی لك الأيام ما كنت جاهلا

ويأتيك بالأخبار من لم تزود

::: ترجمہ

اے مجھے ملامت کرنے والو))!!!اس بات پر ((کہ میں گھمسان کی جنگ میں کود پڑتا ہوں))کہیں قتل نہ کردیا جاؤں اور اس بات پر ((کہ میں لذتوں کی محفل میں شرکت کرتا ہوں))کہیں فقیر نہ ہوجاؤں ((کیا تم مجھے ہیشگی دے سکتے ہو؟؟؟))مفھوما یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ میں جو مرضی کروں تمہیں کوئی مسئلہ ہے؟؟((---------------

میں عیش و عشرت کو ایسا خزانہ سمجھتا ہوں جو ہر رات کم ہورہا ہے---اور جسے زمانہ اور اَیام کم کریں وہ چیز ختم ہوجاتی ہے----

آدمی پر اس کے قریبی رشتہ داروں کا ظلم ہندی تلوار کے وار سے زیادہ سخت ہوتا ہے-----

اَیام تمہارے لیے وہ چیز ظاہر کردیں گے جسے تم نہیں جانتے اور تمہارے پاس وہ بندہ خبر لے کر آئے گا جسے تم نے خبر لینے کے بھیجا ہی نہیں ہوگا---

((معلقہ زھیر بن ابی سلمی))

اَمن اَم اَوفی دمنۃ لم تکلم

بحومانۃ الدراج فالمتثلم

وقفت بھا من بعد عشرین حجۃ

فلأیا عرفت الدار بعد توھم

فاَقسمت بالبیت الذی طاف

حولہ رجال بنوہ من قریش و جرھم

::: ترجمہ

کیا دراج اور متثلم کی پتھریلی زمین میں اَم اَوفی کی نشانیاں ہیں جو مجھ سے کلام نہیں کرتیں---

میں بیس سال بعد اس جگہ پہ کھڑا ہوا ہوں پس میں نے کافی دیر کھڑے رہ کر غور وفکر کرنے کے بعد اس جگہ کو پہچانا-----

میں اس گھر کی قسم کھاتا ہوں جس کے گرد لوگ طواف کرتے ہیں اور اس گھر کو قبیلہ قریش اور جرھم نے بنایا ہے----

یمینا !!!لنعم السیدان وجدتما

علی کل حال من سحیل و مبرم

تدارکتما عبسا وذبیان بعدما

تفانوا ودقوا بینھم عطر منشم

وما الحرب الا ما علمتم وذقتم

وما ھو عنھا بالحدیث المرجم

رأیت المنایا خبط عشواء من تصب

تمتہ ومن تخطئ یعمر فیھرم

::: ترجمہ

اب شاعر دو سرداروں حرم بن سنان اور حارث بن عوف کی تعریف کرنے لگا ہے جن کا تعلق قریش کا یا جرہم سے ہے اور یہ بھی ہوسکتا)) ہے ان کا تعلق دونوں قبیلوں سے ہو ان دو سرداروں نے قبیلہ ذبیان اور عبس کے درمیان صلح کروائی تھی جس کی وجہ سے شاعر بہت خوش ہوا ((تھا چنانچہ شاعر ان دونوں کو کہتا ہے

میں قسم کھاتا ہوں کہ تم دونوں اچھے سردار ہو اور تم ہر حال میں ضعف اور قوت میں کامل پائے گئے ہو۔۔۔

تم دونوں نے قبیلہ عبس اور ذبیان کا تدارک کیا))یعنی ان کے درمیان صلح کروائی ((بعد اس کے کہ وہ آپس میں لڑ لڑ کر فنا ہوگئے تھے اور انہوں نے منشم کا عطر مل لیا تھا۔۔))منشم ایک عطر بیچنے والی عورت تھی اس کے عطر کی تاثیر تھی کہ جب جنگجو اس کا عطر لگاتے تھے تو جنگ میں سختی دکھاتے تھے پیچھے نہیں تھے ہٹتے بلکہ آخر دم تک لڑتے رہتے تھے اسی بات کو شاعر نے بیان کیا ہے کہ ان دو قبیلوں نے تو آخری دم تک لڑنے کا فیصلہ کرلیا تھا((۔۔۔۔

جنگ کے بارے میں تم جان چکے ہو اور اس کا مزا چکھ چکے ہو))یعنی جنگ ایک نقصان دہ چیز ہے ((اور یہ کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں ہے۔۔))یعنی جنگ ایک نقصان دہ چیز ہے یہ بات خود سے نہیں بنائی گئی بلکہ اس کا تجربہ بھی ہے کہ جنگ واقع ایک نقصان دہ چیز ہے((۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اموات کو اندھی اونٹنی کے ٹیڑھے چلنے کی طرح دیکھا ہے جس کو))وہ اموات ((پالیتی ہیں اسے ختم کر دیتی ہیں اور جس کو نہیں مارتی وہ جیتا ہے مگر بوڑھا ہوجاتا ہے۔۔۔۔۔

ومن یک ذا فضل فیبخل بفضلہ

علی قومہ یستغن عنہ ویذمم

ومن ھاب اسباب المنایا ینلنہ

وان یرق اسباب السماء بسلم

ومن یجعل المعروف فی غیر اھلہ

یکن حمدہ علیہ ذما ویندم

وان سفاہ الشیخ لا حلم بعدہ

وان الفتی بعد السفاھۃ یحلم

::: ترجمہ

اور جس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال ہے لیکن وہ قوم پہ بخل کرتا ہے))یعنی قوم کو مال نہیں دیتا ((تو قوم والے اس سے بے نیاز ہوجاتے ہیں اور مجالس میں اس شخص کی مذمت کی جاتی ہے۔۔۔

اور جو شخص اموات کے اسباب سے ڈرتا ہے وہ))یعنی اموات ((اس شخص کو ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ سیڑھی کے ذریعے آسمان کے کناروں تک پہنچ جائے۔۔۔

اس شاعر کا جو اصلی قصیدہ ہے اس قصیدے میں یہ والا شعر اور پیچھے والا شعر جس میں موت کو اندھی اونٹنی سے تشبیہ دی گئی ہے یہ دونوں)) اکٹھے آتے ہیں لیکن ہماری کتاب والوں نے اس کا لحاظ نہیں کیا اور ان دو اشعار کے درمیان مالدار بندے والا شعر لے آئے ہیں اور یہ جو بات میں نے بتائی ہے اس بات کا نصاب سے کوئی تعلق نہیں ویسے آپ کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے یہ بات بتائی ہے((۔۔۔

اور جس نے اس بندے کے ساتھ نیکی کی جو نیکی کا اہل نہیں تو خلاف توقع نیکی کرنے والے کی تعریف کی بجائے مذمت کی جائے گی اور وہ غیر اہل پہ نیکی کرنے کی وجہ سے شرمندہ ہوگا۔۔۔

اور اگر کوئی بوڑھا شخص بیوقوف ہو تو اس کے بعد کوئی عقل نہیں))یعنی اب بوڑھے کو موت ہی آئے گی عقل نہیں آئے گی ((اور اگر کوئی نوجوان بیوقوف ہو تو ہوسکتا ہے وہ اپنی بیوقوفی کے بعد عقل مند ہوجائے۔۔۔۔۔۔۔

((معلقہ لبید بن ربیعہ))

عفت الدیار محلھا فمقامھا

بمنی تأبد غولھا فرجامھا

دمن تجرم بعد عھد انیسھا

حجج خلون حلالھا و حرامھا

::: ترجمہ

منی میں تھوڑے دن ٹھہرنے والے اور زیادہ دن ٹھہرنے کے مکانات مٹ گئے۔۔۔غول اور رجام کے مکانات وحشت زدہ ہوگئے۔۔۔۔

ان مکانوں کے ایسے نشان ہیں جن پر ان کے رہنے والوں کے زمانے بعد کئی سال اپنے حلال اور حرام مہینوں کے ساتھ گزر گئے۔۔۔۔

فعلا فروع الأیھقان وأطفلت

بالجھلتیین ظباءھا ونعامھا

وجلا السیول عن الطلول کأنھا

زبر تجد متونھا أقلامھا

فوقفت أسألھا وکیف سؤالنا

صما خوالد ما یبین کلامھا

أولم تکن تدری نوار بأننی

وصال عقد حبائل جذامھا

::: ترجمہ

پس جھاڑیوں کی شاخیں بلند ہوگئیں اور وادی کے دونوں اطراف ہرنوں نے بچے اور شتر مرغ نے انڈے دیئے۔۔۔

اور سیلاب نے کھنڈرات کو ظاہر کردیا گویا کہ وہ ایسی کتابیں ہیں جن کے متون کو ان کے قلموں نے نیا کردیا۔۔۔

میں کھڑا ہوا تا کہ میں ان))مکانات اور نشانات ((سے سوال کروں اور میں ان باقی رہنے والے پتھروں سے کیسے سوال کرتا جن کا کلام ظاہر نہیں ہوتا۔۔))یعنی ان پتھروں سے کیسے سوال کرتا جو نہ سلام کا جواب دے سکتے ہیں نہ کلام کرسکتے ہیں((۔۔۔

کیا نوار)شاعر کی محبوبہ کا نام (نہیں جانتی؟؟ کہ بے شک میں وعدوں کو بہت زیادہ پورا کرنے والا ہوں اور بہت زیادہ توڑنے والا ہوں۔۔۔)یعنی تم مجھے چھوڑو یا میرے ساتھ رہو مجھے کوئی پرواہ نہیں(۔۔۔

من معشر سنت لھم آباؤھم

ولکل قوم سنۃ واماھا

فاقنع بما قسم الملیک فانما

قسم الخلائق بیننا علاھا

::: ترجمہ

ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جن کے لیے ان کے آباؤاجداد نے طریقے بنادیے اور ہر قوم کا اپنا طریقہ اور اپنا امام ہوتا ہے۔۔۔

پس تم ملیک یعنی اللہ پاک کی تقسیم پہ راضی رہو۔۔ہمارے درمیان شمائل و خصائل کو اس نے تقسیم کیا جو ان کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔۔۔۔

((معلقہ عمرو بن کلثوم))

اَلا ھبی بصحنک فاصبحینا

ولا تبقی خمور الأندرینا

صبنت الکأس عنا اَم عمرو

وکان الکأس مجراھا الیمینا

وما شر الثلاثۃ اَم عمرو

بصاحبک الذی لا تصبحینا

::: ترجمہ

سنو) !!!!اے ام عمرو (نیند سے جاگو اور اپنے بڑے پیالے میں ہمیں شراب پلاؤ اور اندرین کی شراب باقی نہ چھوڑنا۔۔)شاعر اپنی بیوی ام عمرو کو کہنا چاہ رہا ہے کہ اندرین کی ساری شراب مجھے پلادو کسی دوسرے کے لیے باقی نہ چھوڑنا(۔۔۔۔

اے ام عمرو !!تم نے ہم سے پیالہ پھیر لیا حالانکہ پیالے کے جانے کا راستہ دائیں طرف کا تھا۔۔)شاعر اپنی بیوی کو کہ رہا ہے کہ شراب کا پیالہ دائیں طرف سے شروع کرنا تھا لیکن تم نے بائیں جانب سے شروع کرکے مجھ سے پیالہ روک دیا(۔۔۔۔

اے ام عمرو !!!تیرا وہ دوست جسے تم نے شراب نہیں پلائی)ان (تین لوگوں سے برا نہیں ہے)جنہیں تم نے شراب پلائی ہے(۔۔۔)شاعر اپنی بیوی سے کہ رہا ہے کہ جن تین لوگوں کو تم نے شراب پلائی ہے میں ان تینوں سے برا نہیں ہوں لیکن تم نے کیوں مجھے آخر میں رکھا؟؟(۔۔۔۔۔

أبا هند فلا تعجل علينا

وأنظرنا نخبرك اليقينا

بأنا نورد الرايات بيضا

ونصدرهن حمرا قد روينا

ورثنا المجد قد علمت معد

نطاعن دونه حتى يبينا

ألا لا يجهلن أحد علينا

فنجهل فوق جهل الجاهلينا

::: ترجمہ

اے ابو هند !!!تم ہمارے معاملے میں جلدی نہ کرو اور ہمیں مہلت دو ہم تمہیں یقینی خبر دیں گے۔۔۔

بے شک ہم نیزوں کو اس حالت میں نکالتے ہیں کہ وہ سفید ہوتے ہیں اور اس حالت میں واپس لوٹاتے ہیں کہ))دشمنوں کے خون سے ((سرخ اور سیراب ہوچکے ہوتے ہیں۔۔۔

ہم بزرگی کے وارث ہوئے اور یہ بات قبیلہ معد جانتا ہے ہم نیزوں سے اس)بزرگی (کا دفاع کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ)بزرگی (ظاہر ہوجائے۔۔۔۔۔

سنو !!!کوئی ہمیں جہالت نہ دکھائے ورنہ ہم ایسی جہالت سے سزا دیں گے)یا ایسی جہالت سے بدلہ دیں گے (جو جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر ہے۔۔۔۔

تھددنا وأوعدنا رویدا

متی کنا لأمک مقتوینا

اذا بلغ الفطام لنا صبی

تخر لہ الجابر ساجدینا

::: ترجمہ

تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو اور ڈراتے ہو۔۔۔یہ دھمکیاں دینا اور ڈرانا چھوڑ دو۔۔۔ہم تیری امی کے نوکر نہیں ہیں۔۔۔

جب ہمارا بچہ دودھ چھڑانے کی عمر کو پہنچتا ہے تو بڑے بڑے جابر اس کے سامنے سجدے میں گر جاتے ہیں۔۔۔۔۔))یعنی ہمارے بچوں کی طاقت کا یہ عالم ہے سوچو ہمارے جوان کتنے طاقتور ہوں گے((۔۔۔۔۔

((معلقہ عنترۃ بن شداد))

ھل غادر الشعراء من متردم

أم ھل عرفت الدار بعد توھم

ولقد نزلت فلا تظنی غیرہ

منی بمنزلۃ المحب المکرم

::: ترجمہ

کیا شعراء نے اصلاح کی جگہ میں سے کوئی چیز چھوڑی؟؟؟))یعنی مجھ سے پہلے جو شاعر گزر چکے ہیں وہ ہر چیز کی اصلاح کر چکے ہیں ((لیکن تم نے اپنی محبوبہ کے گھر کو کچھ وہم کے بعد پہچان لیا۔۔۔))ان دونوں اشعار میں مناسبت اس طرح ہے کہ شعراء نے کوئی قابل اصلاح جگہ تو نہیں چھوڑی تھی لیکن چونکہ میں نے معشوقہ کے گھر کو پہچان لیا ہے اب طبیعت شعر کہنے پہ آمادہ ہوگئی ہے ((۔۔۔۔۔

))شاعر اپنی محبوبہ سے کہتا ہے((یقینا تم نے میرے دل میں محبت کرنے والے عزیز دوست کی جگہ لے لی ہے))یعنی میرے دل میں تم نے محبت کرنے والے عزیز دوست کے طور پر جگہ بنا لی ہے ((پس تم کسی اور کو گمان نہ کرو))یعنی میرے دل میں اب بس تم ہی ہو تم یہ نہ سمجھو کے میرے دل میں تمہارے علاوہ بھی کوئی ہے((۔۔۔۔

أثني علي بما علمت فأنني

سمح مخالقتي اذا لم أظلم

واذا صحوت فما أقصر عن ندى

وكما علمت شمائلي وتكرمي

هلا سألت الخيل يا ابنة مالك

ان كنت جاهلة بما لم تعلمي

يخبرك من شهد الوقيعة أنني

أغشى الوغى وأعف عند المغنم

::: ترجمہ

اے میری محبوبہ !!!تم میری عادات و خصائل کے بارے میں جو جانتی ہو ان پر میری تعریف کرو کہ بے شک میں اچھے اخلاق والا ہوں جب تک مجھ پر ظلم نہ کیا جائے۔۔۔

جب میں نشے سے ہوش میں آتا ہوں تو میں سخاوت میں کمی نہیں کرتا اور جیسا کہ تم میری عادات و خصائل اور عزت کے بارے میں جانتی ہو۔۔۔۔

اے مالک کی بیٹی !!!اگر تم نہیں جانتی تو کیا تم نے))میرے بارے میں ((گھڑ سواروں سے پوچھا ہے؟؟؟

))تم گھڑ سواروں سے میرے بارے میں پوچھو اور ((جو بندہ جنگ میں شریک ہوا ہے وہ تمہیں بتائے گا کہ میں جنگ میں چھا جانے والا ہوں اور مال غنیمت تقسیم کیے جانے کے وقت میں بچتا ہوں))یعنی میں لڑائی بڑے زور و شور سے کرتا ہوں لیکن مال غنیمت نہیں لیتا((۔۔۔

یدعون عنتر والرماح کانھا

أشطان بئر فی لبان الادھم

ما زلت أرمیھم بثغرۃ نحرہ

ولبانہ حتی تسربل بالدم

فازور من وقع القنا بلبانہ

وشکا الی بعبرۃ و تحمحم

لو کان یدری ماالمحاورۃ اشتکی

ولکان لو علم الکلام مکلمی

::: ترجمہ

))شاعر اپنی بہادری کے بارے میں کہ رہا ہے کہ ((بنو عبس عنترۃ))شاعر کا نام ((کو بلاتے ہیں اس حال میں کہ نیزے ادھم))نامی گھوڑے ((کے سینے میں کنوئیں کی رسیوں کی طرح تھے۔۔))شاعر کہ رہا ہے کہ میرے قبیلے نے مجھے بلایا اور میں نے اس حال میں ان کا جواب دلیری سے دیا کہ میرے گھوڑے کے سینے میں نیزے کنوئیں کی رسیوں کی طرح آ جا رہے تھے((۔۔۔

میں برابر)اپنے (گھوڑے کے سینے اور گردن کے درمیانی حصے کے ساتھ دشمنوں کی طرف بڑھتا رہا حتی کہ اس نے خون کی قمیض پہن لی۔۔۔))شاعر کہ رہا ہے کہ میں اپنے گھوڑے کے ساتھ دشمنوں کی طرف بڑھتا رہا ان سے مقابلہ کرتا رہا ان پہ برابر تیر اندازی کرتا رہا حتیٰ کہ میرا گھوڑا خون سے لت پت ہوگیا۔۔۔۔

پس وہ))گھوڑا ((اپنے سینے پہ نیزے لگنے کی وجہ سے لوٹا اور آنسو بہا کر اور ہنہنا کر مجھے شکایت کی۔۔۔

اگر وہ بات کرنا جانتا تو ضرور مجھ سے شکایت کرتا اور اگر کلام کرنا جانتا تو ضرور مجھ سے کلام کرتا۔۔۔

ولقد شفی نفسی وأذھب سقمھا

قیل الفوارس ویک عنتر اقدم

::: ترجمہ

میرے نفس کو شفا دی اور نفس کی بیماری کو ختم کردیا شہسواروں کی اس بات نے کہ ""اے عنترۃ تیرے لیے ہلاکت ہو آگے بڑھ""---

شاعر کہ رہاہے کہ شہسواروں نے جب مجھ سے کہا کہ اے عنترۃ آگے بڑھ تو ان کی اس بات نے میرا دل ٹھنڈا کردیا مجھے سکون))
پہنچایا--ان سب کو میرے اوپر اعتماد تھا لہذا جب انہوں نے مجھے آگے بڑھنے کا کہ کر مجھ سے مدد مانگی تو میرے سارے دکھ درد مٹ گئے---((-----

((معلقہ حارث بن حلزۃ الیشکری))

آذنتنا.ببینھا أسماء

رب ثاٍم یمل منہ الثواء

آذنتنا.ببینھا ثم ولت

لیت شعری متی یکون اللقاء

::: ترجمہ

))محبوبہ ((اسماء نے ہمیں اپنی جدائی کی خبر دی--.بہت سے مقیم ایسے ہیں کہ ان کی اقامت سے رنج پہنچتا ہے--))شاعر کہ رہاہے کہ میری محبوبہ نے مجھے جدائی کی خبر دی ہے اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جب وہ پاس رہتے ہیں تو ان کی اقامت سے رنج پہنچتا ہے لیکن اسماء ان میں سے نہیں ہے تو پھر وہ کیوں مجھے چھوڑ کر جارہی ہے ((---

اس))اسماء ((نے ہمیں اپنی جدائی کی خبر دی اور پیٹھ پھیر لی کاش میں جانتا کہ کب))ہماری ((ملاقات ہوگی---

وأتانا من الحوادث والأنبا

ء خطب نعنی بہ ونساء

أن اخواننا الأراقم یغلو

ن علینا فی قیلھم احفاء

یخلطون البریء منا بذی

الذنب ولاینفع الخلی الخلاء

ایھا الناطق المرقش عنا

عند عمرو وھل لذاک بقاء

::: ترجمہ

ہمیں حادثات اور خبروں کی وجہ سے ایسا عظیم معاملہ پیش آیا جس نے ہمیں تکلیف دی اور ہمیں غمگین کیا۔۔۔۔۔۔۔

بے شک ہمارے اراقم قبیلے والے بھائی اپنی باتوں میں مبالغہ کرتے ہوئے ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔۔))یعنی وہ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں بہتان تراشی کرتے ہیں ((.....

وہ ہم میں سے گناہوں سے پاک بندے کو گناہگار کے ساتھ ملا رہے ہیں اور))گناہوں سے ((بری شخص کو))گناہوں سے ((بری رہنا کوئی فائدہ نہیں دے رہا۔۔))یعنی وہ اچھے برے کی تمیز نہیں کررہے سب کو برا سمجھ رہے ہیں((۔۔۔۔۔

اے))عمرو بن کلثوم ((چغلخور اور ہماری باتیں عمرو بن ھند بادشاہ کو بتانے والے کیا اس))چغلخوری ((کے لیے بقا ہوسکتی ہے؟؟؟))یعنی جب بادشاہ تحقیق کرے گا تو عنقریب وہ جان لے گا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو تمہاری باتوں میں کوئی سچائی نہیں ہے ((۔۔۔۔۔

لا يقيم العزيز بالبلد السه

ل ، ولا ينفع الذليل النجاة

::: ترجمہ

عزت دار آدمی کھلے میدان میں کھڑا نہیں ہوسکتا تھا اور نہ ذلیل کو بھاگنا نفع دے سکتا تھا۔۔۔

ہماری اس کتاب میں یہ معلقہ پورا نہیں لکھا گیا بلکہ معلقہ میں سے چند اشعار اٹھا کر لکھ دیئے گئے ہیں۔۔۔اس شعر سے پیچھے والے شعر میں)) شاعر نے بتایا تھا کہ ہمارے قبیلے والوں نے کسی قبیلے پہ حملہ کیا تھا اور ان کی لڑکیوں کو باندی بنا لیا تھا۔۔۔اور یہ ایسا فساد تھا کہ شریف اور ذلیل دونوں اس کی ضد میں آگئے تھے اس منظر کو اپنے اس شعر میں شاعر نے بیان کیا ہے((۔۔۔

((دیوان الحماسۃ))

((باب الحماسۃ))

وقال السموال بن عادیا

اذا المرء لم یدنس من اللؤم عرضہ

فکل رداء یرتدیہ جمیل

وان ھو لم یحمل علی النفس ضیمھا

فلیس الی حسن الثناء سبیل

تعیرنا أنا قلیل عدیدنا

فقلت لھا ان الکرام قلیل

::: ترجمہ

جب انسان کا دامن بخل سے میلا نہ ہو تو ہر وہ چادر جسے وہ اوڑھتا ہے وہ خوبصورت ہوتی ہے))برابر ہے کہ وہ چادر اچھی ہو یا خراب ۔۔۔اس شعر میں شاعر نے چادر کہ کر اس شخص کے عمل سے کنایہ کیا ہے کہ سخاوت کرنے کے بعد یعنی بخل سے بچنے کے بعد وہ بندہ جو((کام بھی کرے وہ اچھا ہی لگتا ہے۔۔۔۔

اگر انسان اپنے نفس پہ ظلم نہیں کرے گا))بایں طور پر کہ وہ خرچ کرنے کو نا پسند نہیں جانے گا ((تو اس کی اچھی تعریف نہیں کی جائے گی۔۔۔شاعر یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ جب کوئی بندہ اپنے نفس پہ سختی کرکے اپنے اندر غصہ پینے ،، حلم و بردباری سے کام لینے اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور سخاوت کرنے جیسی صفات پیدا کرلیتا ہے تو اس بندے کا ذکر بلند ہوجاتا ہے اور لوگ اس کی اچھی تعریف کرتے ہیں۔۔۔

))شاعر اپنی بیوی کے بارے میں بتا رہا ہے کہ ((وہ ہم سے کہتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اس سے کہا کہ بے شک عزت دار لوگ تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔۔۔شاعر یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ عزت کثرت کے ساتھ نہیں ہوتی بلکہ عزت اچھی عادتوں کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ تعداد قلیل ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

وما قل من کانت بقایاہ مثلنا

شباب تسامی للعلی وکھول

وما ضرنا أنا قلیل وجارنا

عزیز ، وجار الأکثرین ذلیل

لنا جبل یحتلہ من نجیرہ

منیع یرد الطرف وھو کلیل

::: ترجمہ

ان لوگوں کی تعداد کم نہیں ہوتی جن کی اولاد ہم جیسی ہوتی ہے۔۔۔

ہمیں یہ بات نقصان نہیں دیتی کہ ہماری تعداد کم ہے اور ہمارے پڑوسی عزت والے ہیں۔۔۔اور زیادہ تعداد والوں کے پڑوسی ذلیل ہوتے ہیں۔۔۔۔

ہمارا ایک بلند پہاڑ ہے اس میں وہ داخل ہوتا ہے جسے ہم پناہ دیتے ہیں اور وہ پہاڑ اتنا بلند ہے کہ وہ دیکھنے والے کی نگاہ کو حسرت کے ساتھ لوٹا دیتا ہے۔۔۔۔

رسا اصلہ تحت الثریٰ وسما بہ

الی النجم فرع لا ینال طویل

ھو الابلق الفرد الذی شاع ذکرہ

یعز علی من رامہ ویطول

:: ترجمہ

اس پہاڑ کی جڑیں تحت الثریٰ تک ہیں اور اس کی اوپر والی چوٹی نے اس))پہاڑ ((کو اتنا بلند کردیا ہے کہ اس کی بلندی تک نہیں پہنچا جاسکتا۔۔۔

وہ ابلق الفرد))ابلق الفرد شاعر کے قلعے کا نام ہے ((جس کا ذکر عام ہے وہ سخت ہوتا ہے اور غالب آجاتا ہے اس پر جو اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے))یا جو اس پہ تیر اندازی کرتا ہے ((۔۔۔۔

وانا لقوم ما نری القتل سبۃ

اذا ما رأتہ عامر وسلول

یقرب جب الموت آجالنا لنا

وتکرھہ آجالھم فتطول

::: ترجمہ

اور ہم ایسی قوم ہیں کہ))جنگوں میں ((قتل ہونے کو عار نہیں سمجھتے جبکہ قبیلہ بنی عامر اور قبیلہ بنی سلول قتل ہونے کو عار سمجھتے ہیں۔۔۔

ہمارا موت سے محبت کرنا ہماری اموات کو ہم سے قریب کردیتا ہے اور ان کی اموات موت کی محبت کو پسند نہیں کرتیں پس وہ لمبی زندگی جیتے ہیں۔۔۔))شاعر کہتا ہے کہ ہم موت سے محبت کرتے ہیں اس لیے جلدی مرجاتے ہیں لیکن وہ یعنی بنی عامر اور بنی سلول موت سے نفرت کرتے ہیں اس لیے وہ لمبی عمر جیتے ہیں((۔۔۔۔

وما مات منا سید حتف انفه

ولا طل منا حیث کان قتیل

تسیل علی حد الظبات نفوسنا

ولیست علی غیر الظبات تسیل

::: ترجمہ

اور ہمارا سردار بستر پہ نہیں مرتا))بلکہ جنگ میں تلواروں کے سائے تلے اس کو موت آتی ہے ((اور ہمارے کسی بھی مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا۔۔۔

ہمارا خون تلواروں کی دھار پہ بہتا ہے نہ کہ اس کے علاوہ پر۔۔۔۔

((باب الادب))

((قال سالم بن وابصة الأسدی))

أحب الفتی ینفی الفواحش سمعه

کأن به عن کل فاحشة وقرا

::: ترجمہ

میں ایسے جوان کو پسند کرتا ہوں جو بری باتوں کا انکار کرتا ہے اور گویا کہ ہر بری بات سننے سے وہ بہرہ ہے۔۔۔

سلیم دواعی الصدر لا باسطا اذی

ولا مانعا خیرا ولا قائلا ھجرا

::: ترجمہ

))میں ایسے جوان کو پسند کرتا ہوں ((جس کے دل کے ارادے پختہ ہوں اور وہ))جوان ((برائی پھیلانے والا ،، نیکی سے روکنے والا اور فضول بات کہنے والا نہ ہو۔۔۔

اذا شئت أن تدعی کریما مکرما

ادیبا ظریفا عاقلا ماجدا حرا

اذا ما أتت من صاحب لک زلۃ

فکن انت محتالا لزلتہ عذرا

::: ترجمہ

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں سخی ،، عزت دار ،، اعلی اخلاق کا حامل ،، خوبرو ،، عقل والا ،، بزرگی والا اور آزاد سمجھا جائے تو تمہیں چاہیے کہ جب تمہارے دوست سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو تم اس کی غلطی معاف کرنے کے لیے کسی حیلے سے کام لو))اور اسے معافی مانگنے کی ضرورت نہ پڑے ۔۔۔اگر تم یہ کام کرو گے تو تم عزت والے کہلاؤ گے ((۔۔۔۔۔۔

غنی النفس ما یکفیک من سد خلۃ

فان زاد شیئا عاد ذاک الغنی فقرا

::: ترجمہ

)) نفس کا غنی))یعنی بے نیاز ہونا ((یہ ہے کہ جتنا مال تجھے محتاجی سے بچانے کے لیے کافی ہو اسی پہ کفایت کرو اور اگر تم نے زیادہ کیا تو یہ نفس کا ((غنی فقر کی طرف لوٹ جائے گا۔۔۔۔

اس شعر میں شاعر یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ دنیا کے مال میں سے صرف اتنے مال پہ کفایت کرو جو تمہیں محتاجی سے بچاسکے اور یہی نفس کا غنی ہے لیکن اگر تم نے ضرورت سے زیادہ مال و دولت جمع کیا تو تمہارا نفس غنی سے فقر کی طرف لوٹ جائے گا کیونکہ مال و دولت کی زیادتی سے حرص و طمع پیدا ہوتی ہے اور ہر لالچی شخص حقیقت میں فقیر ہے اگرچہ بظاہر وہ امیر دکھتا ہو کیونکہ اصل غنی نفس کا غنی ہے۔۔۔۔